ہمارے نبی ﷺ کے اختیارات اور حاکمیت پر ایک فکر انگیز تحریر

# سیرت طیبہ کی تشریعیاتی حیثیت




از قلم

ڈاکٹر محمد فضل حق ترابی



**MARHABA BOOK CENTRE**

**(MBC)**

مرحبابک سنٹر

جامعہ محمدیہ فریدیہ بہاولپور روڈ لودھراں

نام کتاب : سیرت طیبہ کی تشریعیاتی حیثیت

مصنف : ڈاکٹر محمد فضل حق ترابی

Ph.D.

M.A.(اسلامیات۔ عربی۔ فارسی) ایم ایڈ۔

الشھادۃ العالمیۃ فی العلوم الاسلامیۃ۔

فاضل درس نظامی۔

فاضل عربی۔

ڈپلومہ ان پرشین لینگویج۔

طبع: 1444ھ/2023ء

مقام نشرواشاعت : مرحبا بک سنٹر، جامعہ محمدیہ فریدیہ، بہاولپور روڈ، لودھراں

MARHABA BOOK CENTRE

(MBC)

برائے رابطہ : turabi5654@gmail.com

0300-6827612

# تشریعیت کا لغوی مفہوم

تشریعیت کا لفظ" شرع" سے ماخوذ ہے اور خود لفظ تشریعیت باب تفعیل ہے، شرع کا باب فتح یفتح ہے اور اس کا مصدر شرعا بنتا ہے اور قوم کے صلہ کے ساتھ استعمال ہو تو اس کا معنی ہے قانون بنانا شریعت جاری کرنا۔

عبد الحفیظ بلیاوی لکھتے ہیں:

"شرع (ف) شرعا۔ للقوم" قانون بنانا۔ شریعت جاری کرنا۔ لہم الطریق: ظاہر کرنا کیا جاتا ہے شرع اللہ لنا کذا بشریعۃ یعنی خدا نے ہمارے لئے ایسا ظاہر کیا"(1)۔

شریعت کی جمع شرائع ہے جس کا معنیٰ ہے سنت اور طریقہ کے ہیں۔ وہ طور طریقے جو اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں کے لئے سنن اور احکام کی صورت میں ظاہر اور بیان فرمائے ہیں۔

لوئیس معلوف لکھتا ہے:

" ما شرع اللہ لعبادہ من السنن والاحکام "(2)

شریعت کا لغوی معنیٰ واضح راستے اور طریق کے بھی ہیں شرع مصدر ہے پھر اس مصدر کو بمعنیٰ راستے کے لئے اسم بنایا گیا ہے اور طریقہ الٰہیہ کے لئے مستعار سے لیا گیا ہے۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

" الشرع یضیح الطریق الواضح یقال شرعت لہ طریقا والشرع مصدر ثم جعل اسما للطریق النہج فقبل لہ شرع وشرع شریعۃ واستعید ذالک الطریقۃ الآلھیۃ ، قال

" شرعۃ ومنھاجا "(3)

راہ اور دستور۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نے شرع اور منہاج کے درمیان فرق بیان فرمایا ہے قرآن جسکو وارد کرے وہ شرع ہے اور سنت جسکو وارد کرے وہ منہاج ہے۔ قرآنی احکام کو سنت اور حدیثی احکام کو منہاج کا نام دیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں:

" الشرعۃ ما ورد بہ القرآن ، والمنہاج ماورد بہ السنۃ "(4)

عبد الحفیظ بلیاوی نے مصباح اللغات میں شرع اور اس کے مشتقات کے معانی میں وسعت پیدا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل معانی بھی درج کئے ہیں۔

1۔ حق کو غالب کرنا باطل کو مٹانا۔2۔پانی میں داخل ہونا پانی اوکر سے پینا۔3۔ جانور کو پانی کے گھاٹ پر لے جانا۔4۔ نیزے کو سیدھا کرنا۔5۔ بہادر۔6۔ کشتی۔7۔ چوکھٹ۔8۔ کشتی میں بار بان لگانا۔9۔ جوتے کا تسمہ۔10۔ مثل، برابری مساوی۔الشرع۔الشریعۃ: قانون بنانا، شریعت جاری کرنا۔(5)

لوئیس معلوف لکھتا ہے۔

"اشرع الشریعۃ : سنھا الشرع (مص): ماشرع اللہ لعبادہ "۔(6)

"تشرع" عین کی تشدید کے ساتھ ہو تو اس کا معنی شریعت کی پابندی کرنا ہے۔ ارادہ ظاہر کرنے کے لئے تشرع کے لفظ کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔

مولوی نورالحسن نیر لکھتے ہیں:

" عربی میں تشریع۔(ارادہ ظاہر کرنا) ہے تشرع نہیں ہے"(7)

مولوی نورالحسن نیر شرع کے معانی میں یوں رقمطراز ہیں:

" راہ راست۔وہ راہ راست جو خدائے تعالیٰ نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور جس کا حکم فرمایا۔۔۔ آئین مذہب قانون محمدی "۔(8) ﷺ

فصاحت وبلاغت کی مشہور زمانہ کتاب میں تنافر کلمات کی وجہ جو ثقل پیدا ہوتا ہے تو اس تنافر کلمات کے ثقل کو ظاہر کرنے کے لئے جو استشہاد پیش کیا گیا ہے تو اس استشہاد میں شرع کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہ شرع کا لفظ دو معانی یعنی شریعت اور بلندی کے معنی میں مستعمل ہوا ہے شرع کا معنی بلند کرنا بھی ہوتا ہے۔

حفنی ناصف، محمد دباب، سلطان محمد اور مصطفیٰ طموم کی مشترکہ کوشش مشہور زمانہ کتاب میں ہے۔

" فی رفع عرش الشرع مثلک یشرع "(9)

اس عبارت میں الشرع بمعنی شریعت اور یشرع فعل مضارع کا صیغہ بلند کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔

تشریع علم بدیع کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے۔سید ریاض حسین شاہ تشریع کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

" شعر کی بنیاد قافیوں پر اس طرح ہو کہ دونوں میں سے ایک ساقط ہو جائے تو ان میں سے کسی ایک کے قائم مقام رہنے پر بھی معنی شعر درست رہے"(10)

تشریعیت کا مادہ اشتقاق اپنے مختلف معانی کے ساتھ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل مقامات پر وارد ہوا ہے۔

1۔ "شرعۃ و منھاجا" ۔(11)۔ترجمہ ایک دستور اور راہ۔

2۔"ثم جعلناک علی شریعة من الامرفاتبعها "( 12) پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستہ پر دین کے کام کے سو تو اسی پر چل۔

3۔"شرع لکم من الدین "(13)۔ترجمہ۔راہ ڈال دی تمہارے لئے دین میں۔

4۔"اذتا تیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا "(14)۔ ترجمہ۔جب آنے لگیں ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی کے اوپر۔

قرآن مجید کی درج بالا آیات میں "شرع" کا لفظ معانی میں استعمال ہوا ہے جس سے حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ شرع کا لفظ ذو معانی وضع میں ہے جس کو واضع لغت نے مختلف معانی کے لئے وضع کیا ہے۔

تشریعیت کے لفظ کے مادہ اشتقاق کے مختلف معانی کی وضاحت کے بعد یہ بات واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے کہ شرع کا لفظ، راستہ، طریق واضح، شارع عام، عادت، گھاٹ، کشتی، بہادر، تیر کو درست کرنا، بلندی، مثل و مثیل، مساوات، جوتے کا تسمہ، طریق الٰہیہ، چوکھٹ ، کشتی کو بادبان لگانا، حق کو غالب کرنا اور باطل کو مٹانا، اور بلند کرنا کے مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔لغت اور لغوی حضرات کے بیان کردہ ان اصلی اور لغوی معانی پر دقت نگاہی سے غور کیا جائے تو ان معانی میں وضوح، راستہ اور اس کے لوازمات کا معنی قدر مشترک ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ تشریعیت کا لغوی مفہوم یہ ہوا کہ قانون بنانا، قانون وضع کرنا، احکامات کو جاری کرنا، اور ان کو نافذ کرنا، آئین بنانا اور نافذ کرنا یعنی آئین اور قانون کی وضع تشکیل اور تنفیذ لفظ تشریعیت کے لغوی اور اصلی مفہوم میں شامل ہے یہی وجہ ہے کہ قانون ساز، واضع قانون، اور قانون اور آئین کے تشکیل کنندہ اور نافذ کو شارع کہا جاتا ہے شارع کا معنٰی ایک عام راستہ بھی ہے قانون بھی ایک عام راستہ اور واضح طریق ہوتا ہے جس پر سب لوگوں کو یکساں چلنا اور چلانا پڑتا ہے۔شارع یعنی قانون ساز وہ واضح طریق متعین کر کے دیتا ہے جس پر سب لوگ چل کر منزل کو پالیتے ہیں۔

لوئیس معلوف لکھتا ہے:

" الشارع ، ج شوارع : الطریق النافذ الذی یسلکہ جمیع الناس "(15)

شریعت بھی ایک واضح راستہ ہے جسکو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں ظاہر کرتے ہیں اور اس پر لوگوں کو چلاتے ہیں تاکہ وہ دین اور دنیا کی سعادتوں سے اپنے دامن مراد کو پر کرلیں شریعت کے اس راستہ کی تشکیل وضع، بناوٹ، ساخت، اور اس کی قانون اور آئین سازی کے منصب اور، مقام کا نام تشریعیت ہے۔ آئین اور قانون سازی کے منصب اور مقام و مرتبہ کو تشریعیت کہا جاتا ہے۔ تشریعیت کی صفت کے مالک کو شارع کہا جاتا ہے۔ اس لغوی مفہوم کے اعتبار سے فقہ، اصول فقہ، اور اسلامک لاء کی من جملہ کتب تشریعیت، شارع اور شارعیت کے لغوی مفہوم کا اعتبار لیئے ہوئے معمور اور موجود ہیں۔

# تشریعیت کا اصطلاحی مفہوم

تشریعیت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ، کے نازل کردہ احکامات اور آڈرز کو واضح کرنا اور ان احکامات کی روشنی میں قانون اور آئین سازی یعنی شریعت کو بیان کرنا تشریعیت کے اصطلاحی مفہوم میں شامل ہے۔ شرع بیان اور اظہار کا نام ہے یعنی ایسے طریقے اور مذہب کا بیان اور اظہار جو گھاٹ کا کام دے اور آنے والا اپنی تشنہ طلبی کو بھلائے اور ختم کرتے ہوئے مکمل طور پر سیر اب ہو جائے اور اس کو کسی اور گھاٹ پر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔

سید علی بن محمد جرجانی لکھتے ہیں:

"(الشرع ) فی اللغۃ عبارۃ عن البیان والاظہار یقال شرع اللہ اذا ای جعلہ طریقا و مذھبا " (16)

شریعت کے معنی میں وضاحت پیدا کرتے ہوئے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شریعت التزام عبودیت کی بجا آوری کا نام ہے اور اس راستے کا نام ہے جو دین میں مکمل طور پر داخل اور شامل کر دیتا ہے اور جو قرآن کا تقاضا بھی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

"یا یھا الذین أمنوا ادخلوا فی السلم کآفۃ" (17)۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے۔

سید علی بن محمد جرجانی لفظ شریعت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"ھی الائتمار بالتزام العبودیۃ وقیل الشریعۃ ھی الطریق فی الدین "(18)

شریعت کے معنی و مفہوم اور اصطلاحی تعریفات کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ اظہار بیان اور سیدھا راستہ، نشان منزل اور گھاٹ ہے جس پر آجانے کے بعد کسی دوسرے گھاٹ کی تشنگی باقی نہ رہے وہ وہی شریعت ہے جس کو اللہ جل جلالہ، نے اپنے بندوں کے لئے قرآن حکیم کے ذریعے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت، قانون اور آئین شرعی کی وضع، ساخت اور تشکیل و تنفیذ کا حق اللہ جل جلالہ کے پاس ہی محفوظ ہے اس ذات باری تعالی کے سوا تشریعیت اور قانون و آئین سازی کسی کے قبضہ اختیار اور اقتدار میں ہر گز نہ ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

"ان الحکم الا للہ "(19)۔

ترجمہ۔ حکومت نہیں ہے کسی کی سوائے اللہ کے۔

اللہ جل جلالہ، کے بے پایاں رحمت اور فضل عمیم کی بدولت اس کے بندے تشریعیت کے حق کو نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے بطور امانت ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تشریعیت کے حق نیابت میں رحمت عالمیاں، فخر آدم و بنی آدم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آئین اور قانون سازی یعنی تشریعیت کا یہ حق بدرجہ اتم اور بدرجہ کمال حاصل ہے اور ثابت ہے۔

محمد طاہر القادری لکھتے ہیں:

"اسلام میں شارع یعنی واضع قانون کی حیثیت صرف خدائے لم یزل اور اس کے رسول ﷺ کو حاصل ہے۔ خدا کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول ﷺ کی حاکمیت خدا کے نائب اور مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی و تفویضی ہے۔ آپ ﷺ خدا کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر ابد الآباد تک انسانیت کے لئے مطاع ہیں لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول ﷺ کے اوامر و نواہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نواہی کہلاتے ہیں"(20)۔

" قانون سازی کا حق صرف خدا اور اس کے رسول ﷺ کو حاصل ہے اور ان دونوں کے مابین کوئی فرق و امتیاز یا اختلاف و تناقض ہرگز نہیں قانون سازی کا حق حقیقتاً ایک ہی حق ہے جو خدا کو ہی حاصل ہے مگر اسے ہی اس کا رسول ﷺ سیاسی آئینی اور تشریحی و قانونی تقاضوں کے تحت نیابتی حیثیت سے بروئے کار لاتا ہے اس اعتبار سے رسول اکرم ﷺ ہی پوری امت مسلمہ کے لئے ہر اسلامی ریاست کے لئے مقتدر اعلیٰ(Sovereign) کی حیثیت رکھتے ہیں اور تمام مسلم حکمران آپ ﷺ کے خلفاء ہیں" ۔(21)

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کے بارے میں بسیار تعصب کے باوجود نواب صدیق حسن خاں قنوجی کو اعتراف کرنا پڑا کہ آپ برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کو لائے ہیں۔

"وھو اول من جاء بہ فی ھٰذا الاقلیم "(22)

نواب صاحب کا یہ جوش بیان ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ سے پہلے کئی محدثین علم حدیث کی شمع کو روشن و فروزاں کر چکے تھے۔ ہاں آپ کو علم حدیث کی تدریس اور تصنیف میں سبقت حاصل ہے۔

"وھو اول من نشر علم الحدیث بارض الھند تصنیفا و تدریسا "(23)

سید عبد الحی بن فخر الدین حسنی نواب صاحب کی تغلیط میں رقمطراز ہیں:

"وذٰلک غلط "(24)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی تشریعیت اور حاکمیت کے اسی مفہوم کو اپنے ذوق اور محبت سے یوں تعبیر کرتے ہیں۔

کہ آپ ﷺ طالب اور مطلوب کے درمیان رابطہ کا سبب ہیں اللہ الصمد ملک کے باد عزیز ہیں ھو اللہ احد کے ملک کے بادشاہ ہیں ۔ عشق میں ڈوبی ہوئی آپ کی تحریر یہ ہے۔

" موجب رابطہ طالب و مطلوب عزیز مصر صمدیت ملک مملکت احدیت "(25)

آپ ﷺ کی شارعیت کے بارے میں منظور احمد فیضی رقمطراز ہیں:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں۔ شریعت گر ہیں۔ شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اداؤں کا نام ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے احکام حضور ﷺ کو سپرد کر دیئے ہیں جو چاہیں جس کے لئے چاہیں احکام شریعت سے خاص فرمادیں (اور جو چاہیں جس کے لئے چاہیں حلال و حرام فرمادیں۔ آپ ﷺ حلال بھی فرماتے ہیں۔ حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں)"(26)

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

"باب اختصا صہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام "(27)

شارح بخاری امام قسطلانی اور شارح مواہب امام زرقانی لکھتے ہیں:

"ومن خصائصہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ کان یخص من شاء بما شاء من الاحکام وغیرھا "۔(28)

ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر لکھتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تشریعی اختیارات (Legislative Powers) عطا کیئے ہیں۔اللہ کی طرف سے امر و نہی اور تحلیل و تحریم صرف وہی نہیں ہے جو قرآن میں بیان ہوئی ہے بلکہ جو کچھ نبی ﷺ نے حرام یا حلال قرار دیا ہے اور جس چیز کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اس لئے وہ بھی قانون خداوندی کا ایک حصہ ہے"(29)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی قنوجی سنت مبارکہ یعنی آپ ﷺ کی تشریعیت کے مسلم ہونے کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"انہ قد اتفق من یفید بہ من اھل العلم علی ان السنۃ المطہرۃ مستقلۃ بتشریع الاحکام وانھا کا القرآن فی تحلیل الحلال و تحریم الحرام وقد ثبت عنہ ﷺانہقال ﷺ:(الا وانی اوتیت القرآن ومثلہ معہ ) ای من السنن التی لم ینطق بھا القرآن ---والحاصل ان ثبوت حجیۃ السنۃ المطہرۃ واستقلالھا بتشریع الاحکام ضروریۃ دینیۃ ولایخالف فی ذالک الا من لا حظ لہ فی دین الاسلام "(30)

آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت اتنی مسلم ہے جس کا انکار آفتاب نیمروز کا انکار ہے۔ قرآن مجید مجمل احکامات پر مشتمل ہر شے کو حاوی ایک کتاب ہے اور اس کی تعبیر اور تشریح آپ ﷺ کی زبان درفشاں ہیں۔

ڈکٹر عبد الرؤف ظفر لکھتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجمل احکامات اور ہدایات دے کر یا کچھ اصول بیان کر کے یا اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کر کے یہ کام اپنے رسول ﷺ کے سپرد کیا کہ وہ پسند یا ناپسند کا اظہار کر کے نہ صرف لفظی طور پر اس قانون کی تفصیلی شکل مرتب کریں بلکہ اس کے مطابق کام کر کے بھی دیکھائیں۔ یہ تفویض اختیارات کا فرمان خود قرآن مجید میں موجود ہے"(31)

"وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم ولعلھم یتفکرون"(32)

ترجمہ۔ اور تاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے تاکہ وہ غور کریں۔

تشریعیت کے لغوی اور اصطلاحی توضیحات کے بعد ثمرہ یہ ہے کہ تشریعیت اور تشریعی حیثیت کا معنی و مفہوم، وضع قانون، تشکیل آئین، اور قانون سازی ہے۔ قانون و آئین کی وصفیت اور تشکیل کا حقدار اللہ تعالی ہی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے اس تشریعیت کے عظیم منصب اور مقام و مرتبہ پر اپنے خاص بندوں کو فائز فرمایا ہے جنکی حیثیت نائب اور خلیفہ ہونے کی ہے۔ جو تشریعی امور کو بطور امانت قرآن وسنت کی روشنی میں وضع کرتے ہوئے نفاذ کے عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تشریعی حیثیت سب سے اعلی وارفع اور بلند وبالا ہے اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو من جملہ امور اور احکامات میں مختار کل بنادیا ہے۔ قرآن مجید کی حلت و حرمت کی جو شان دلربائی ہے وہی شان سنت کی حلت وحرمت کی ہے آپ ﷺ کی سنت اور سیرت کی تشریعی حیثیت اللہ جل جلالہ، کے حکم اور اذن سے مستقل تشریعی حیثیت ہے۔ اللہ جل جلالہ، کے بعد رسول کریم ﷺ وضع قانون، آئین سازی، آئین و قانون کی ساخت پرداخت اور تشکیل و تنفیذ میں اقتدار اعلی کی صفت سے متصف ہیں

# قرآن اور تشریعی حیثیت

اس عالم رنگ وبو میں موجود ادیان میں وضع قانون یعنی قانون سازی کو اس دین میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے۔ دین اسلام جو اللہ جلالہ کا پسندیدہ دین ہے۔

" ان الدین عند اللہ الاسلام "(33)

اس دین متین میں شارعیت بھی وضع قانون، قانون سازی کی حیثیت اور قدرت وطاقت اللہ جل جلالہ کو حاصل ہے، اللہ جل جلالہ کی عطاء سے نبی کریم ﷺ دین اسلام کے شارع، واضع قانون، یعنی قانون ساز کی حیثیت اور اتھارٹی رکھتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ کی حاکمیت، شارعیت، وضع قانونیت ذاتی، اصلی اور حقیقی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ شارع، واضع قانون اور قانون ساز ہونے میں اللہ جل جلالہ کے نائب، اور مظہر ہیں۔ آپ ﷺ کے پاس شارعیت، وضع قانونیت، اور قانون سازی کی جو حیثیت اور اتھارٹی ہے وہ نیابتی اور تفویضی حیثیت کی ہے۔

اللہ جل جلالہ کے رسول کریم ﷺ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے مطاع مطلق ہیں۔ اللہ جل جلالہ کے احکامات آپ ﷺ کے احکامات ہیں اللہ جل جلالہ کے اوامر ونواہی رسول کریم ﷺ کے اوامر ونواہی کہلائیں تو عین حقیقت ہے۔

قرآن کریم نے آپ ﷺ کی حاکمیت، شارعیت، وجع قانونیت اور قانون سازی کی حیثیت اور اتھارٹی کو بکثرت مقامات پر واضح کر کے اسی حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد مبارک ہے۔

1۔" ومااتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھو ا"(34)

2۔" فلا وربک لایؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدو ا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما "(35)

3- "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ "(36)

اطاعت رسول ﷺ اطاعت خداوندی کا ہی درجہ رکھتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کی اطاعت کے بغیر اطاعت خداوندی کے تصور کی کوئی صورت این محال است وجنون ہے۔

4۔" قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفوررحیم "(37)

مشہور متشدد شدید ابن تیمیہ کا اسی تناظر میں بیان چشم حقیقت کو وا کرنے میں کافی ہے۔

"فقد اقامہ اللہ مقام نفسہ فی امرہ ونھیہ واخبارہ وبیانہ فلایجوز ان یفرق بین اللہ والرسول فی شیء من ھذہ الامور "(38)

اللہ جل جلالہ اپنے امر نہی، اخبار، اور بیان میں آپ ﷺ کو اپنے ہی مقام پر فائز کر دیا ہے۔ ان امور میں اللہ جل جلالہ، اور رسول کریم ﷺ کے درمیان تفریق کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔

6۔" واللہ و رسولہ احق ان یر ضوہ ان کانو ا مؤمنین" (39)

اس آیت میں " ان یرضوہ" میں (ہ) کی ضمیر ایک ذات کو ظاہر کرتی ہے حالانکہ سیاق آیت میں دو ذاتوں کا بیان ظاہر ہے، اس میں اشارہ ہے رسول کو راضی کرنا اللہ ہی کو راضی کرنے کے مترادف ہے۔ ان ذات کی ایک ہی رضا ہے ایک ہی حقیقت ہے ان میں تفریق ہر گز نہیں ہے۔

7۔" ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم "(40)

اطاعت رسول ﷺ عین اطاعت خداوندی اور رسول ﷺ کے ہاتھ کو عین اللہ کا ہاتھ قرار دیا جا رہا ہے۔

8۔"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ "(41)

اللہ کے فرمان اور رسول ﷺ کے فرمان کے درمیان فرق مٹا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وحی ہے اور نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی وحی ہے۔

9۔" وما رمیت اذرمیت ولکن اللہ رمیٰ "(42)

اللہ جل جلالہ، رسول کریم ﷺ کے افعال کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں قرآن کریم میں متعدد آیات ایسی ہیں جن میں وحدانیت اور رسالت کے تعلق کو واضح اور آشکار کرنے کے لیئے اللہ جل جلالہ نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ ہی اسم رسالت ﷺ کا ذکر کیا ہے۔ جس رسول کریم ﷺ کی تشریعیت اور حاکمیت کا عطاء الٰہی ثابت ہونے کی حقیقت آشکارا اور واضح ہو جاتی ہے اسم جلالت اور اسم رسالت ﷺ کے ساتھ ہونے کی چند آیات الوہیت اور رسالت کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔

10۔" ان الذین یؤ ذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ "(43)

11۔" ذلک بانھم شآقوا للہ ورسولہ فان اللہ شدید العقاب" (44)

12۔" ان الذین یحادلون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین "(45)

13 - "الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا "(46)

14-" قل الانفال للہ ورسول فاتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین"(47)

15۔" قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکٰفرین "(48)

16۔"یٰایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم "(49)

17-"فان تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول"(50)

18-" ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما "(51)

19-"ولایحرمون ما حرم اللہ و رسولہ "(52)

20-"انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ "(53)

21-"ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا "(54)

22-"واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رایت المنفقین یصدون عنک صدودا"(55)

قرآن مجید کی یہ آیات واضح اور صراحتا اعلان عام فرماتی ہیں کہ قانون سازی، وضعیت قانون، شارعیت کی اتھارٹی اور حیثیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اللہ جل جلالہ کی عطاء اور مہربانی سے یہ حیثیت اور اتھارٹی اسکے رسول کریم ﷺ کے پاس ہے۔ اللہ جل جلالہ ، اور رسول کریم ﷺ کے درمیان کوئی فرق، امتیاز، اختلاف، تناقص اور ضد اور تضادیت کا گمان تک کا شائبہ نہ ہے اس اعتبار سے آپ ﷺ تمام جہانوں کے حاکم مطلق، مختار کل، اور مقتدر اعلیٰ کی حیثیت پر فائز ہیں اور تمام خلفاء جو قرآن وسنت کے منہاج پر تھے یا دعویٰ دار تھے وہ آپ ﷺ کے خلفاء کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے پاس آپ ﷺ کے قانون تفویضی ہیں، وہ آپ ﷺ کے نائب ہیں۔

خلافت دراصل صاحب شریعت، رسول مقبول ﷺ کی نیابت اور آپ ﷺ سے مفوضہ امور کا ایک منصب ہے جس کا مقصد دنیا کا تحفظ اور دنیاوی امور کو اچھے انداز میں چلاتا ہے۔ خلیفہ کو خلیفہ کے نام سے اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کہ وہ خلیفہ امت میں نبی کریم ﷺ کا نائب ہونے کی حیثیت سے حق نیابت ادا کرتا ہے۔

علم عمرانیات کے بانی ابن خلدون اپنی مشہور زمانہ تاریخ کی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں،

" انہ نیابۃ عن صاحب الشریعۃ فی حفظ الدین وسیاسۃ الدینا واما تسمیۃ خلیفۃ ملکونہ یخلف النبی ﷺ فیامتہ "(56)

دین وایمان اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے کا نام ہے ان دونوں دعوتوں میں سے صرف ایک ہی دعوت کا انکار کرنے والا دین ودنیا میں مردود ہے۔

کامل ایمان وہ شخص ہے جو اللہ جل جلالہ، کی حاکمیت کے ساتھ ساتھ رسول کریم ﷺ کی حاکمیت، تشریعیت، اور قانون سازی کے حق نیابت کو بھی دل وجان سے تسلیم کرے۔ اور اس پر ایمان لائے اور لبیک کہنے میں ذرا برابر بھی توقف سے کام لیتے ہوئے سر نہ جھکے بلکہ فورا آپ ﷺ کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے بارگاہ گہربار میں شرف یاب ہونے کے لئے حاضر ہو جائے۔

## حدیث میں تشریعی حیثیت

قرآن مجید کے انداز اور اسلوب کے مطابق آپ ﷺ نے بھی اپنی احادیث مبارکہ میں اپنی تشریعیت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی تشریعیت قرآن مجید کے بعد پوری آب وتاب کے ساتھ مسلم ہے۔ قرآن مجید اور سیرت و سنت کا تشریعیت میں چولی دامن کا تعلق ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیئے لازم وملزوم اور چاندنی چاند سا تعلق واسطہ اور رابطہ رکھتے ہیں، جن میں سے کسی ایک کی اہمیت اور حجیت اور ضرورت کے انکار سے دین اسلام اور شریعت کا انکار لازم آتا ہے جس سے ایمان اور اسلام کی ساری عمارت زمین بوس ہوتی نظر آنے لگے گی اللہ جلالہ، کے رسول معظم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں اپنی تشریعی حیثیت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے اور امت کو تلقین فرمائی ہے۔

رسول کریم ﷺ فرمان ذیشان ہے۔

میں تم میں دو امر ایسے چھوڑے جارہاہوں جب تک ان دو امروں کو تھامے رہو گے تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکو گے۔

1۔ کتاب 2۔ اپنی سنت

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ سنتی "(57)

میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔ اصحاب رسول ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون انکار کرے گا،؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری اطاعت سے روگردانی کرے گا وہ انکار کرنے والا ہو گا (وہ جہنم میں جائے گا) ان دو حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی سنت اور اطاعت کا ذکر فرمایا ہے۔ سنت اور اطاعت ہی سے تشریعیت کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی اپنی سنت اور اطاعت کی تشریعیت کے تناظر میں ھدایت اور جنت میں دخول کی بشارت بھی اہمیت اور حجیت تشریعیت کو واضح کرتی ہے اس لحاظ سے آپ ﷺ نے آل کا مفہوم وسیع کر دیا ہے جس سے سنت کے عملی نمونہ کی وسعت وسیع ہو جاتی ہے آپ ﷺ نے احادیث میں اپنی تشریعیت کی حیثیت کو، ذاتی حیثیت اور آل کی صورت میں اپنی تشریعیت کی اہمیت اور ضرورت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔۔

آپ ﷺ کی حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات اور سنت کو ایمان ہی قرار دیا ہے تعلیمات قرآن و سنت کی روشنی میں تشریح یا تشریع کو متضمن ہیں۔ دونوں صورتوں میں آپ ﷺ کی تشریحیتی حیثیت اور تشریعی حیثیت ایمان ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ شخص ایمان کی جان سے خالی ہے جب تک اس کی خواہشات آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اور موافق نہ ہو جائیں۔

"لایؤمن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ "(58)

تم میں سے کوئی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا ہے جب تک اس کی خواہش اس کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کی تعلیمات ایمان ہیں۔ ظاہر ہے تعلیمات تشریح قرآن کی صورت میں ہونگی یا تشریع ذاتی کی صورت میں ہونگی دونوں صورتوں میں آپ ﷺ کی تشریحی حیثیت اور آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت مسلم اور حجت ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ہے کہ رسول معظم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

بے شک شیطان ناامید ہو گیا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی پرستش کی جائے گی لیکن وہ اس بات میں خوش ہو گیا ہے کہ ان معاملات میں اس کی پیروی کی جائے گی جس کو تم معمولی سمجھتے ہو۔ پس اس بات سے بچو۔ پس میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جارہاہوں جب تک اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو راہ راست سے کبھی نہیں بھٹکو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

" ان الشیطان قد یئس ان یعبد بارضکم ولکن رضی ان یطاع فیما سوی ذلک مما تحقرون من اعمالکم فاحذروا انی قدترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ وسنۃ نبیہ "(59)

حدیث مبارکہ میں قرآن و سنت کے علاوہ حدیث میں ایک اور چیز کا بھی ذکر کیا گیا ہے وہ ہے "عترت" اہل بیت عترت اور اہل بیت کو بھی مضبوطی سے تھامے رہنا راہ راست پر چلتے رہنے کی دلیل ہے اس عترت اور اہل بیت سے مراد قرآن و سنت کا نمونہ شخصیات ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

عترت کو تھامے رہنے کا مفہوم یہ ہو گا کہ عترت جس نمونہ کو اپنے لیئے راہ راست کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں تم بھی ان کو اپنے لئے راہ راست کا ذریعہ بناؤ تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ عترت کا ذکر بھی سنت کے ضمن میں سمجھا جائے اور ایک لحاظ سے عترت رسول ﷺ بھی آپ ﷺ کی تشریعیت اور تشریحیت کا نمونہ ہے۔ جس کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وجہ سے راہ راست اور ھدایت نصیب ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی:

"ایھا الناس قد ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی "۔(60)

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا۔

"من آل محمدؐ" آل محمد کون ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہوا:

"کل تقی "۔(61)

نیک، متقی، پرہیزگار اور صاحب تقویٰ کو آپ ﷺ نے اپنی آل قرار دیا ہے۔

# اسلاف امت اور تشریعی حیثیت

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

خلیفہء اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائی، خلافت کے ابتدائی ایام میں جب مختلف فتنوں نے سر اٹھایا تو آپ نے ان فتنوں کی سرکوبی کے لیئے آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت کو مشعل راہ بنایا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جب فیصلہ جات پایہء تکمیل کو پہنچ جاتے تو اللہ جل جلالہ، کا شکر ادا فرماتے کہ جس نے ایسے لوگوں کو موجود رکھا جن کے سینوں میں نبی کریم ﷺ کی سنت وتشریعیت کا خزانہ عام ہے۔"الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا "(62)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے طریقہء کار کی جو وضاحت کی اس سے آپ رضی اللہ عنہ کی سنت اور تشریعیت ہی کو اپنے لیئے چراغ راہ بنانے کا ذکر ہے۔ آپ رجی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک میں اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتا رہوں تو تم میری اطاعت کرو اگر میں اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت نہیں ہے۔ مشہور سیرت نگار ابن سعد نے آپکے یہ الفاظ نقل کیئے ہیں:

" اطیعونی مااطعت اللہ ورسولہ فان عصیت اللہ ورسولہ فلا اطاعۃ لی علیکم "(63)

## حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرآن کے بعد آپ ﷺ کی تشریعیت کی بالادستی کو تمام مسائل میں دیکھنے کے خواہاں تھے قرآنی آیات کے بارے میں شبہات پیدا کیئے جانے کے خطرہ کو قبل از وقت بھانپتے ہوئے آپ نے فرمایا ایسے حالات میں آپ رضی اللہ عنہ ،نے سنن کے ذریعے گرفت کرنے اور شبہات کے جوابات دینے کو فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اھل سنت ہی اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ علی متقی ہندی آپ رضی اللہ عنہ کے قول کو نقل فرماتے ہیں:

"سیاتی قوم یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ "(64)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ،نے خطبہ میں فرمایا تمہارے لیئے سنت، فرائض، احکام مقرر ہو گئے ہیں۔ روشن راستہ تمہارے لئے صاف ہے اب کوئی صورت نہیں رہتی ہے کہ تم لوگوں کی وجہ سے ادھر ادھر بھٹکتے پھرو۔ مالک بن انس آپ کا خطبہ نقل کرتے ہیں:

"ایھا الناس قد سنت لکم السنن وفرضت لکم الفرائض وترکتم علی الواضحۃ الا ان تضلوا باالناس یمینا و شمالا "(65)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ،نے عورت کے پیٹ میں ساقط بچے کی دیت کے بابت مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ نے کہا رسول کریم ﷺ نے دیت ایک غلام یا لونڈی مقرر کی تھی۔ اس بات پر آپ نے شہادت مانگی تو حضرت محمد بن مسلم نے شہادت دی تو آپ نے سزا فورا نافذ کر دی(66)

## حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ احادیث اور سنن کے معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی من جملہ مرویات کی تعداد ایک چھیالیس ہے۔ جن میں سے تین احادیث کو امام بخاری اور امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لائے ہیں وہ متفق علیہ احادیث ہیں۔ آٹھ بخاری میں اور (5) مسلم شریف میں ہیں قلت روایت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حدیث، سنت اور حیثیت تشریعیت میں آپ کو لگاؤ نہ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ روایت میں آپ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ تشریعیت اور سنت کی بالادستی دیگر اصحاب کی روایات اور مرویات اور بیانات کی روشنی میں آپ قائم رکھتے تھے روایت کی ذمہ داری سے آزاد رہ کر دیگر اصحاب کی روایت پر کلی اعتماد کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جن الفاظ اور شرائط پر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی ان الفاظ سے حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا کتاب وسنت، سیرت مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی تشریعیت کی حیثیت کے متعلق ایک گہرا تعلق اور توجہ خاطر کا اظہار ہوتا ہے کہ یہی امور سعادت سرمدی کی ضامن ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کتاب وسنت اور شیخین کی سیرت پر بیعت کی تھی۔ چشم فلک نے عثمانی دور خلافت میں نظارہ کیا اور آپ بال برابر اپنے بیعت کے عہد سے متجاوز نہ ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے الفاظ بیعت مسند احمد بن حنبل میں بایں طور ہیں۔

"ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما "(67)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حدیث بیان کرنے پر اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے قرآن وسنت کی بالادستی اور تشریعیت کی اہمیت اور ضرورت کو اپنی بات پر مقدم رکھا۔(68)

## حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ شہر مدینہ کے باب، چچازاد بھائی، اور داماد ہیں۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت مسلم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چند مرتدین کو جلانے کا حکم دیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس نے حدیث بیان کی جو اپنا دین بدلے اسی کو قتل کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے حدیث سن کر حضرت عبد اللہ ابن عباس کی صداقت کی تعریف فرمائی۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت کو اپنی رائے پر مقدم رکھا۔ امام ترمذی السنن میں حدیث لائے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تشریعاتی حیثیت کی فوقیت بیان کی۔ دین کا دارومدار ذاتی رائے اور قیاس آرائیوں پر نہیں ہے۔(69) اگر دارومدار قیاس پر ہوتا تو مسح موزوں کے نیچے کیا جاتا لیکن آپ ﷺ نے موزوں کے اوپر مسح کیا ہے۔(70) حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے دور میں شیخین حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روش، طرز سیرت اور طریقے پر استقامت کے ساتھ چلتے رہے۔(71) ان کی خلافت کی روش کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے ہوئے نظام خلافت کو انہی کے طریقوں پر جوں کا توں رکھا۔ آپ دعا فرماتے تھے۔ یا اللہ خلفائے راشدین کی جس طرح راہنمائی فرمائی مجھے بھی اپنی ہدایت سے بہرہ مند فرما۔ خلفائے راشدین کے بارے میں سوال ہوا تو آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں کے موتی آب وتاب کے ساتھ جگمگا اٹھے۔ خلفائے راشدین ابو بکر و عمر میرے محبوب دوست ہیں، ھدایت کے امام اسلام کی عظیم شخصیات ہیں۔ "ھا حبیبای ابوبکر وعمر اماما الھدٰی وشیخا الاسلام "(72)

## حضرت عمر بن عبد العزیز

حضرت عمر بن عبد العزیز بنو امیہ کے چشم وچراغ تھے اور اپنی حکومت کے نظم ونسق اور عدل وانصاف اور امت کی خیر خواہی کے جذبہ سے معمور ہونے کی وجہ سے آپکو" عمر ثانی" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے آپ کا دور حکومت خلفائے راشدین کے منہج اور اسلوب پر ہونے کی وجہ سے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کرنے میں شاہد عادل تھا۔ عالم اسلام کی آپ ہی پہلی شخصیت پر وقار ہیں جنہوں نے سرکاری آڈرز کے ذریعے احادیث نبویہ ﷺ کی تدوین کی داغ بیل ڈالی اور شہاب زہری جیسے عظیم محدث کو اسکی تدوین پر مامور کیا حدیث کی تدوینی خدمت ہی ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت کا کیا مقام ومرتبہ تھا۔

## حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ" امام اعظم "(73) کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول ﷺ کی صفات اور کمالات کے جامع ہیں قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، اور دیگر اسلامی علوم وفنون میں امامت کے مقام ومرتبہ پر فائز ہیں۔ موافق اور غیر موافق سبھی آپ کے فضائل وکمالات اور مناقب ومراتب کے معترف ہیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"حضرت امام الائمہ سراج الامۃ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام فقہاء اور مجتہدین کے رئیس، ماہرین حدیث کے امام اور استاذ وارفتگان شوق کے قبلہ، عابدوں کے راہنما، زاہدوں کے قافلہ سالار، صوفیوں کے پیشوا، الغرض نبوت وصحابیت کے بعد ایک انسان میں جس قدر محاسن اور فضائل ہوسکتے ہیں وہ ان سب کے جامع بلکہ اوصاف میں سب کے لئے ہادی اور مقتدیٰ تھے"(74)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سر تاج المحدثین کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کا تشریعی مقام ومرتبہ روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے فقہی مذہب کی بنیاد ہی قرآن وسنت ہے۔ آپ کا مذہب وہی بات بنی جو حدیث سے ثابت ہوئی۔

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"اذاصح الحدیث فھو مذہبی "(75)

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے قول"اذا ثبت حدیث فھو مذہبی" کا معنی بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

"امام کے فرمان کا ترجمہ یہ ہے جب حدیث ثابت ہوگئی تو وہ میرا مذہب ہوئی ہے" (76)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی مجلس پر وقار میں ایک شخص آیا۔ مجلس حدیث شریف کی تلاوت سے کشت زعفران بنی ہوئی تھی۔ اس شخص نے کہا کہ احادیث کو چھوڑ دو۔ حضرت امام اعظم نے یہ سن کر اس شخص کی سخت ڈانٹ ڈپٹ کی اور سخت سست کہا۔ فرمایا اگر سنت نہ ہوتی ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو سمجھ نہ پاتا۔ قرآن کی تفہیم سنت ہی پر موقوف ہے۔

امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "(77)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ جل جلالہ، کے عائد کردہ فرائض، اور رسول کریم ﷺ کے عائد کردہ فرائض میں فرق فرمایا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے احکام الٰہیہ اور تشریعیت مصطفویہ میں مراتب کا فرق بتا کر ان کی بالادستی کو قائم ودائم فرمایا ہے۔ اور یوں ان کا ادب دوسرے آئمہ کی بنسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہے۔

"کان الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ من اکثر الائمۃ ادبا مع اللہ تعالی ولذالک لم یجعل النیۃ فرضا وسمی الوتر واجبا لکونھما ثبتا بالسنۃ لا بالکتاب فقصد بذالک تمیز ما فرضہ اللہ تعالی وتمیز ما اوجبہ رسول اللہ ﷺ فان مافرضہ اللہ تعالیٰ اشد مما فرضہ رسول اللہ ﷺمن ذات نفسہ حین خیرہ اللہ تعالیٰ ان یوجب ماشاءاولا یوجب "(78)

"رحم اللہ الامام ابا حنیفۃ حیث غایر بین لفظ الفرض والواجب وبین معناھما فجعل ما فرضہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ مما فرضہ رسول اللہ ﷺوان کان لاینطق عن الھویٰ ادبا مع اللہ تعالیٰ ونفس رسول اللہ ﷺیمدح الامام اباحنیفۃعلی مثل ذالک لانہﷺیحب رفع رتبۃتشریع ربہ علی تشریعہ ھو ولوکان ذالک باذنہ تعالیٰ "(79)

## حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ عالم مدینہ کے لقب سے مشہورو معروف ہیں۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ آپ کے دل وجان میں رچی بسی ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ اھل مدینہ کے عمل کو بھی حجت قرار دیتے تھے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی حدیث، سنت، اور سیرت مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور الفت ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفۃعلیہ الرحمۃ کے قائم کردہ فقہی ترتیب کے نقش اول پر آپ ہی نے عالم اسلام میں سب سے پہلے حدیث شریف کی کتاب " المؤطا" کو ترتیب دیا۔ جسکو بخاری کی تالیف سے پہلے کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہونے کا شرف حاصل رہاہے آپ رضی اللہ عنہ، اپنے ماننے والوں کو فرمایا کرتے تھے کہ میرے فتاویٰ جات پر مقدم حدیث رسول ﷺ ہی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے سوا ہر کسی کی بات کو چھوڑا اور اپنایا جاسکتا ہے۔ امام مالک علیہ الرحمۃ کو امام دار الہجرۃ بھی کہا جاتا ہے۔

## حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ

آپ رضی اللہ عنہ تشریعیت مصطفیٰ ﷺ پر بہت سختی سے عامل اور پابند تھے۔ آپ کے فرمان کے مطابق جو خبر رسول کریم ﷺ سے محدثین کے نزدیک ثابت ہو اور آپ کا قول اس کے خلاف ہو تو آپ کے مطابق آپ اس سے اپنی زندگی میں اور اپنی موت کے بعد اس سے رجوع کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ ابو نعیم اصفہانی اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں:

"کل مسئلۃ صح فیھا الخبر عن رسول اللہ ﷺعنداھل النقل بخلاف ماقلت فانا راجع عنھا فی حیاتی وبعد مماتی "(80)

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنے مذہب کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی ہے۔ آپ نے ہر حدیث کو بڑے غور و فکر سے پرکھا روایت اور درایت کے اصولوں کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد جو حدیث آپ کے نزدیک صحیح ثابت ہوئی آپ نے اسکو اپنا مذہب بنالیا۔

امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"اذا صح الحدیث فھو مذہبی "(81)

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا جو میرا قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو اس وقت میری تقلید چھوڑ دو حدیث رسول ﷺ پر عمل کرو۔ "کل ماقلت فکان عن النبی ﷺ خلاف قولی ممایصحف حدیث النبی ﷺ فلاتقلدونی "۔(82)

## حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ آئمہ اربعہ میں سے امام رابع چوتھے امام ہیں۔ آپ کا فقہی مذہب عرب وغیرہ میں بہت پھیلا ہے حرمین شریفین زاد اللہ شرفھما میں آپ علیہ الرحمۃ کے مذہب ہی کی پیروی اور تقلید جاری وساری ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی بنیاد حدیث پر ہے۔(83) کیونکہ آپ علیہ الرحمۃ کو حدیث کی درس وتدریس اور جمع وترتیب اور تدوین سے بہت زیادہ شغف رہا ہے۔ آپ نے حدیث شریف میں ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں 30 ہزار کے قریب احادیث ہیں۔(84) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمۃ کو حدیث سے بہت زیادہ ممارست ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کے مذہب پر ظاہر حدیث کا تفقہ غالب ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ دوسرے آئمہ ثلاثہ کی طرح حدیث وسنت اور تشریعیت مصطفیٰ ﷺ کو قرآن کے بعد مقدم رکھتے ہیں۔

آئمہ اربعہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ، حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ، حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ، اور حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے دل ودماغ میں قرآن وسنت کی ذاتی رائے اور فکر پر فوقیت، ترجیح اور تقدیم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ قرآن و سنت پر ذاتی رائے کو فوقیت دینا ان قدسی صفات شخصیات کے حاشیہء خیال میں بھی نہ تھی۔ آپ سب لوگوں نے اپنے مذاہب کے اصول و ضوابط میں قرآن وسنت کو مقدم رکھا۔ اپنے اصحاب کو قرآن وسنت کی پابندی کی تعلیم دیتے ہوئے دین میں رائے کے دخل کو منع فرمایا اور تشریعیت مصطفیٰ ﷺ کا علم بلند کرنے میں آپ نے اور آپ کے اصحاب نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کی مثال مستقبل دینے سے قاصر اور خاسر رہے گا۔

**خدا رحمت کند عاشقان پاک طینت را**

## اعیان امت اور تشریعی حیثیت

### حضرت امام عبدالوہاب شعرانی

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اللہ جل جلالہ نے، آپ ﷺ کو اختیار دیا تھا کہ آپ ﷺ جو چاہیں اپنی طرف سے حکم مقرر فرمادیں اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو اختیار فی التشریع کا اعلیٰ منصب نہ دیا ہوتا تو آپ ﷺ اللہ جل جلالہ، کی حرام کردہ اشیاء میں سے مستثنیٰ کرنے کی جرات ہرگز نہ فرماتے۔ امام ربانی عارف شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"کان الحق تعالیٰ جعل لہ ﷺ ان یشرع من قبل نفسہ ماشاء کما فی حدیث تحریم شجرمکۃ فان عمہ العباس رضی اللہ عنہ لما قال لہ یا رسول اللہ الا الاذخر؟فقال لہ ﷺ الا الاذخر،ولو ان اللہ تعالیٰ لم یجعل لہ ان یشرع من قبل نفسہ لم یتجراء ﷺ ان یستثنیٰ شیئاً مما حرمہ اللہ تعالیٰ"(85)

آپ علیہ الرحمۃ نے شریعت کی قسمیں بیان فرمائیں ایک قسم وہ ہے جس پر وحی مراد ہوتی ہے۔شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جس میں آپ ﷺ اپنے رب کی طرف سے ماذون ہیں کہ خود اپنی رائے سے جو چاہیں شریعت بنادیں۔

"الثانی ما اباح الحق تعالیٰ لنبیہ ﷺ ان یسنہ علیٰ رایہ "۔(86)

اسی مضمون کو امام عبد الوہاب شعرانی اپنی ایک دوسری کتاب کشف الغمہ میں بیان فرماتے ہیں

" وکان لہ ان یخص من شاء مما شاء من الاحکام ---وکان انس رضی اللہ عنہ یصوم من طلوع الشمس لا من طلوع الفجر فا الظاھر انھا خصوصیۃ لہ "۔(87)

اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو شریعت کے احکام میں اختیار اور منصب عطاء فرمایا تھا کہ آپ ﷺ جو چاہیں جس کے لیئے چاہیں مخصوص فرمادیں۔

## ابن تیمیہ

امام ابن تیمیہ سرور کون ومکاں ﷺ کی تشریعاتی حیثیت کے بیان میں رقمطراز ہیں:

"وقد اقامہ اللہ (الصلوٰۃ والسلام) مقام نفسہ فی امرہ ونھیہ واخبارہ وبیانہ "(88)

اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو امر، و نہی اور خبر و بیان میں اپنا قائم مقام بنایا ہے۔

## ابن قیم

آپ ﷺ نے جو خصوصی فیصلہ جات فرمائے تو وہ آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ ہے۔

امام ابن قیم لکھتا ہے۔" کانت اقضیتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الخاصۃ تشریعا عاما"۔(89)

## امام نووی

آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ آپ ﷺ عموم میں سے جو چاہیں مخصوص فرمالیں۔

امام نووی لکھتے ہیں:

"وللشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یخص من العموم ماشاء "۔(90)

## ملا علی قاری

مشکوٰۃ المصابیح" کے عظیم شارح حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ حدیث ربیعہ کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ہمارے آئمہ کرام نے آپ ﷺ کی خصوصیت میں سے شمار کیا ہے کہ آپ ﷺ جس کے لئے جو چاہیں جو مخصوص فرمادیں۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

"عند ائمتنا من خصائصہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ یخصمن شاء مما شاء "(91)

## امام فاسی

دلائل الخیرات کے عظیم شارح امام فاسی علیہ الرحمۃ آپ ﷺ کے نام مبارک " وکیل" کی شرح میں فرماتے ہیں۔ احکام شریعت آپ ﷺ کے سپرد کیئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ اپنے اجتہاد سے حکم فرماتے تھے۔

یہ آپ ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت میں سے ہے۔

" ان یکون المراد التفویض الیہ فی الاحکام الشریعۃ فیحکم باجتہادہ حسبما ذکرو افی خصائصہ انہ یجوز ان یقال لہ احکم بما تشاء مما حکمت بہ فھو صواب موافق لحکمی علی ما صححہ الاکثرون فی الاصول الیس ذٰلک لغیرہ"(92)

## شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی جو بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے حضوری تھے۔

شیخ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

" عام محاورہ میں ایسے بزرگ کو صاحب حضوری کہتے ہیں جس روز حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہو"

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روز مرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضور ﷺ تھے"(93)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ پاک وہند بر صغیر کی پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حدیث کی درس و تدریس، تصنیف و تالیف، اور اشاعت و ترویج میں سب سے پہلے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی قنوجی کے مطابق تو آپ بر صغیر میں سب سے پہلے حدیث شریف کے علم کو لانے والے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ حدیث شریف کا علم آپ سے پہلے آچکا تھا مگر درسا، تدریسا، تصنیفا، تالیفا، اور اشاعتا ، اور ترویجا، آپ کو سبقت حاصل ہے۔ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں۔"وھو اول من جآء بہ فی ھٰذا الا قلیم "(94)

حضرت محقق کے نزدیک تشریعیت میں آپ ﷺ کو اختیار کلی حاصل تھا کہ آپ ﷺ بعض احکام کی بعض اشخاص کے لئے تخصیص فرمائیں۔ آپ ﷺ جو چاہیں جس کے لئے چاہیں حلال و حرام کر دیں۔ جس کے لئے چاہیں مخصوص فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں آپ ﷺ مخصوص نہ فرمائیں۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ رائے رسد کہ تخصیص کند بعض احکام رابہ بعض اشخاص واحکام مفوض بود بوے ﷺ برقول صحیح"(95)"و ظاہر این حدیث در آن است کہ احکام مفوض اند بآں حضرت ﷺ"(96)

"در مذہب بعضے آنست احکام مفوض بود بوے ﷺ ہرچہ خواہد برہرکہ خواہدحلال وحرام گرداند بعضے گویندباجتہاد گفت واول اصح اظہر است "(97)

"واین بر مذہب مختار کہ مے گویند کہ احکام مفوض است بآں حضرت ﷺ ہرچہ خواہد کندو ہرکہ خواہد نہ کند وہر کرا تخصیص نما ید ظاہر است "(98)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے نزدیک تشریعیت میں آپ ﷺ ماذون اور مختار ہیں اور یہ آپ ﷺ کے خصائص اور فضائل میں سے ہے۔ جسکو جس میں سے چاہتے ہیں خاص کر دیتے ہیں۔ ساری شریعت اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے حوالے کر دی ہے جس میں جسے چاہیں ترمیم کریں اور اضافہ فرمائیں۔

شیخ محقق اپنی کتاب مدارج النبوت میں لکھتے ہیں:

"وازاں جملہ آنست کہ آنحضرت ﷺ تخصیص می کرد بہ ہر کرا ہر چہ می خواست از احکام "(99)

"مذہب صحیح و مختار آن است کہ احکام مفوض است . بحضرت رسالت ﷺ بہرکہ وبہرچہ خواہد حکم کند یک فعل بر یکے حرام کند بر دیگر مباح گرداند واین را امثلہ بسیار است .کما لا یخفیٰ علی المتبع حق جل وعلی پیدا کردہ شریعتے نہادہ وہمہ بر رسول خود و جیب خود پردہ است ﷺ"۔(100)

## تشریعیت کی اقسام

اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم ﷺ کی تشریعی حیثیت میں ان اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں رسول معظم ﷺ کی تشریعیت قانون سازی، حکم سازی، اور حاکمیت کی بالادستی قرآن مجید سے نہیں بلکہ یہ تشریعیت براہ راست آپ ﷺ کی سنت نبوی ﷺ سے معرض وجود میں آئی ہے اس تشریعیت میں آپ ﷺ خود ہی اپنی زبان وحی سے، تشریعیت، وضع قانون، حاکم سازی اور اپنی حاکمیت بیان فرماتے ہیں۔ بنیادی طور پر آپ ﷺ کی تشریعیت کی دو اقسام ہیں۔ 1۔ تشریعیت بحیثیت شارح قرآن 2۔ تشریعیت بحیثیت شارع

## تشریعت بحیثیت شارح قرآن

اس تشریعت میں آپ ﷺ قرآن مجید کے تمام احکام الٰہیہ کی توضیح، وضاحت اور تفسیر آپ ﷺ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی تفسیر، توضیح اور تفسیر کی اعتباریت اور اہمیت تشریعت بصورت شارحیت ہے۔

## تشریعت بحیثیت شارع

رسول معظم ﷺ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ گہربار کی طرف سے براہ راست شارع بھی ہیں ایسے احکام جو قرآن مجید میں براہ راست مذکور نہ ہیں آپ ﷺ نے ان کو بیان فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور جس جانور پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا جائے ان کو حرام فرمایا ہے۔ ان حرام کردہ جانوروں کے علاوہ کئی ایسے جانور ہیں جن کو آپ ﷺ نے حرام فرمایا ہے۔ عورتوں کے لئے سونے کی دھات بناؤ سنگھار کے استعمال میں جائز ہے جبکہ آپ ﷺ نے سونے کو اپنی ہی شارعیت کی بنا پر مردوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔ ریشم کو مردوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔ ایسے ہی ان گنت امور شریعت اسلامیہ میں آپ ﷺ کی شارعیت ہی کو ظاہر اور بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم ﷺ کی اس براہ راست شارعیت کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ جنائی تشریعت 2۔ تسببی تشریعت 3۔ کفاراتی تشریعی 4۔ نہی تشریعت 5۔ شہاداتی تشریعت

**1۔ جنائی تشریعت** اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو جنایات کے باب میں تشریعت کا اختیار تفویض فرمایا ہے، جنایات سے مراد وہ سزائیں ہیں جو کسی منع شدہ معاملہ کے ارتکاب کی صورت میں دی جاتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ نے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جنایات کا بیان قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ شراب کی حرمت، کا حکم قرآن مجید میں موجود اور مذکور ہے۔ حد شراب شراب کی حد یعنی شراب پی لینے کی صورت میں اس کی کیا سزا ہے۔ شراب کی حد کا ذکر قرآن مجید میں موجود نہیں ہے شراب پینے کی سزا قرآن مجید نے نہیں مگر آپ ﷺ کی سیرت نبویہ ﷺ سے ثابت ہے وہ سزا ہے اسی (80) کوڑے۔ شراب کی سزا 80 کوڑے وہ تشریعت ہے جو سیرت مصطفیٰ ﷺ سے براہ راست شریعت اسلامیہ کا حصہ بنی ہے۔

رجم کی حد، شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو ان کی سزا، مرتد کی سزا جو اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام سے پھر جائے کی سزائے موت بھی آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کی براہ راست شارعیت ہی کی وجہ سے دین اسلام کا حصہ ہیں۔

### 2۔ تسببی تشریعت

تسببی تشریعت سے مراد آپ ﷺ کی وہ قانون سازی اور وضعیت قانون ہے جو کسی دوسرے قانونی فعل کی وجہ اور سبب سے معرض وجود میں آیا ہو۔ دوسرے قانونی فعل کی وجہ سے وجود میں آنے والے قانون کی وصفیت سیرت مصطفیٰ ﷺ سے ہی ہوئی ہو۔ شریعت اسلامیہ میں قاتل مقتول کی وراثت کا حقدار نہیں ہوتا ہے اور وہ مقتول کی وراثت کا وارث نہیں ہوتا ہے۔ قاتل کا محروم الارث ہونا کی تشریعت یعنی قانون سازی سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی سے ثابت ہے۔

## 3۔ کفاراتی تشریعیت

کفارہ کا مفہوم یہ ہے کہ شریعت کے کسی امر کو توڑنے کی صورت میں کفارہ ادا کیا جاتا ہے تاکہ شریعت کے قانون کی خلاف ورزی کی تلافی ہو جائے۔ خلاف ورزی کا وہ گناہ مٹ جائے اور سر سے ذمہ اٹھ جائے روزہ کو جان بوجھ کر توڑنا قضا اور کفارہ کو لازم کرتا ہے کفارہ صوم یہ کہ روزی توڑنے والا شخص مسلسل ساٹھ (60) روزے رکھے۔ یا وہ شخص ساٹھ (60) مساکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔ کفارہ صوم کی تشریعیت کا لزوم آپ ﷺ کی براہ راست تشریعیت ہی کی وجہ سے ممکن آیا ہے، جس کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہے۔

## 4۔ تشریعیت نہی

قرآن مجید میں حرام کردہ اشیاء اور امور محدود اور قابل شمار ہیں جن کا صراحتاً ذکر قرآن مجید میں موجود ہے، اللہ جل جلالہ، کے عطا کردہ اختیار سے آپ ﷺ نے براہ راست خود تشریعیت، قانون سازی، اور وضعیت قانون کے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے بعض اشیاء و اعمال کو خود حرام ٹھہرالیا ہے۔ مردوں کو ریشم حرام ہے قرآن مجید میں اس کا حرام ہونا مذکور نہیں ہے۔ اسی طرح سونے کے زیورات کا مردوں کو استعمال کرنا حرام ہے۔ اس جیسے دیگر اشیاء و اعمال کو جو حرام ٹھہرایا گیا ہے انکی یہ حرمت براہ راست سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے جو آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت علی التصویر ہے۔

## 5۔ شہاداتی تشریعیت

مقدمات میں عدالتی ضابطہ جات اور شہادات کے قوانین اور اسی تناظر میں سزائیں جنکو تعزیرات اور سیاست سے تعبیر کیا جاتا ہے شہاداتی ضابطہ جات اور دیگر معاملات جن کی حیثیت اسلام اور احکام میں مسلم ہے یہ بھی براہ راست آپ ﷺ کی سیرت سے ثابت ہوتی ہے عدالتی معاملات اور ضابطہ جات کی یہ حیثیت آپ ﷺ کی تشریعیت ہی کی وجہ سے ممکن اور صورت وجود میں آتی ہے گواہی مدعی کے ذمہ اور قسم منکر کے ذمہ لازم ہے۔ جیسے شہاداتی امور میں آپ ﷺ کی تشریعیت ہی کار فرما ہوتی ہے۔

## خصائص تشریعیت

اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تشریعیت کا جو مقام و مرتبہ اور منصب عطاء فرمایا ہے اس تشریعاتی مقام و مرتبہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔1۔ تشریعیت عامہ 2۔ تشریعیت خاصہ

## تشریعیت عامہ

حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو تشریعیت، وضع قانون اور قانون سازی، کا جو اختیار اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس میں تشریعیت عامہ کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے وہ قانون اور قانون سازی جس کا براہ راست تمام امت کے ہر فرد سے تعلق ہے۔ آپ ﷺ کی اس تشریعیت کی اطاعت فرمانبرداری امت کے ہر فرد پر لازم اور ضروری ہے۔ جس سے سر مو انحراف اور انکار خسران اور ضلالت ہے۔ آپ ﷺ نے جو واجبات، فرائض، سنن، مستحبات، حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور اساءت وغیرہ کے امور جو عبادات معاملات اور مناکحات، کے متعلق بیان فرمائے ہیں جن کے ذکر سے قرآن مجید خاموش ہے یہ سب امور جو امت کے لئے نمونہ عمل کے طور پر مشعل راہ ہیں انکی حیثیت ہی آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ کی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے۔ عبادات، معاملات، اور مناکحات کے من جملہ امور اور لوازم و غیر لوازم کی تشریعیت آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ ہے۔ اللہ جل جلالہ، نے نماز، زکوٰۃ، حج، اور جہاد کا حکم قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ کیفیات نماز، نصاب زکوٰۃ، مناسک حج، اور احکام جہاد کے بارے میں قرآن خاموش ہے۔ کیفیات، نصاب، مناسک، اور جہاد کے احکام کی قانون سازی اور تشریعیت آپ ﷺ نے کی ہے جس کی اتباع اور اطاعت سعادت دنیوی اور اخروی کی ضمانت ہے جبکہ انحراف اور انکار قعر ضلالت میں جا گرنے کے برابر ہے۔ اللہ جل جلالہ، کا ارشاد مبارک ہے

"الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر و یحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم فالذین آمنوا بہ و عزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون "(101)

"وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس کی نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے"۔

قرآن مجید کی یہ آیت حلت و حرمت، امر و نہی اور بوجھ کے ہلکا کرنے، جیسے امور میں آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ کی توضیح اور وضاحت اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے حلت و حرمت کے اختیار کو واضح کرنے میں کافی اور شافی ہے۔

مسواک کے استعمال (102) اور حج کی بابت (103) آپ ﷺ کے فرامین وغیرہ کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ امور فرض ہو جاتے۔ قرآن مجید کے بعد من جملہ شریعت اور اسلام آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ کی عملی تصویر ہے۔

# تشریعت خاصہ

تشریعت عامہ کی تفویض کے ساتھ اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو تشریعت خاصہ کے بھی مقام ومرتبہ پر بھی فائز فرمایا ہے۔
تشریعت خاصہ کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی وہ تشریعت، شریعت اور قانون سازی جس کا تعلق امت کے ہر فرد کے ساتھ نہیں ہے کہ اس پر اس کی پیروی، اطاعت یا اس نمونہ عمل کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے بلکہ اس پر عمل لازم نہ ہے اس تشریعت اور شریعت کو دل وجان سے آپ ﷺ کے اختیار کو تسلیم کرنا ضروری اور مومن ہونے کا ثبوت فراہم کرنا ہے۔ تشریعت خاصہ اپنی ذات اور غیر کے اعتبار سے مندرجہ ذیل دو اقسام میں تقسیم ہے۔

1۔ تشریعت خاصہ لذاتہ

2۔ تشریعت خاصہ لغیرہ

## 1۔ تشریعت خاصہ لذاتہ

تشریعت خاصہ لذاتہ سے مراد آپ ﷺ کے وہ خصائص ہیں جن میں امت کے کسی فرد کی شمولیت ناممکن اور محال ہے۔ تشریعت خاصہ کے خصائص میں آپ ﷺ بے نظیر وبے مثال ہیں اور کسی شریک کی شرکت سے آپ ﷺ لاشریک ہیں۔ تشریعت خاصہ کے خصائص قرآن وسنت کے انوار سے آفتاب نیمروز کی طرح چمک رہے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع" (104)

آپ ﷺ نے چار سے زائد رشتہء ازدواج میں منسلک ہوئے اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے ظاہری وصال پر کمال کے بعد نکاح نہیں کرسکتی تھیں اور وہ امت مسلمہ کی امہات المؤمنین مائیں ٹھہریں۔

"وازواجہ امھاتھم" (105)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مخدومہء کائنات حضرت فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنھا کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ اللہ جل جلالہ، کے دشمن کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے ساتھ نہیں رہ سکتی ہے آپ ﷺ تشریعت خاصہ ذاتیہ کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیئے خاتون جنت رضی اللہ عنھا کی حیات مبارکہ میں دوسرا نکاح حرام فرمادیا۔(106)

## 2۔ تشریعیت خاصہ لغیرہ

تشریعیت خاصہ لغیر یہ کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں اپنے اصحاب میں سے کسی ایک اصحابی کے لیئے خصوصی رعایت کے ساتھ تشریعیت اور قانون سازی کی ہو جو صرف اسی صحابی کے لئے مخصوص ہو جس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو اور نہ ہی کوئی دوسرا اس خصوصی رعایت کو اپنے لیئے نمونہء عمل بنانے کا مجاز ہو۔

رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اسلام قبول کرنے کی یہ شرط پیش کی کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا۔ تو آپ ﷺ نے تشریعیت خاصہ لغیرہ کا اظہار فرماتے ہوئے اس شخص کی دو نماز پڑھنے کی شرط کو قبول فرمالیا تو وہ شخص مسلمان ہو گیا۔

"عن رجل منهم انه اتی النبی صلی الله علیه وآله وسلم "(107)(108)

1۔ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دے دیا۔

"عن عبد الله بن زید مرفوعا وانی حرمت المدینة کما حرم ابراهیم مکة "(109)

2۔ آپ ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس کو کاٹنے سے منع فرمایا پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عرض پر اس گھاس کو حکم سے نکال دیا (110)۔

3۔ آپ ﷺ نے ابو بردہ کے لیئے چھ 6ماہ بکری کے بچہ کی قربانی جائز فرمادی۔(111)

4۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقبہ بن عامر کو اجازت عطا کی۔(112)

5۔ رسول کریم ﷺ نے ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔(113)

6۔ رسول کریم ﷺ نے اسماء بنت عمیس کو عدت وفات کا سوگ معاف فرمادیا۔(114)

7۔ حضرت شارع علیہ السلام نے حضرت خزیمہ ابن ثابت کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے قائم مقام کر دیا(115)

8۔ ایک صاحب کے روزہ کا کفارہ اس کا خود کھالینا کافی قرار دیا۔(116)

9۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سالم کو جوانی میں دودھ پینے کی اجازت دی اور حرمت رضاعت ثابت فرمادی۔(117)

10۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جنابت کی حالت میں مسجد میں ہونے کو مباح فرمانا۔ براء بن عازب کا سونے کی انگوٹھی کو پہننا جائز فرمانا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نام وکنیت کے جمع فرمانے کی اجازت دینا، حضرت عثمان غنی کو بغیر حاضری جہاد مال غنیمت کا حصہ عطا فرمانا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیئے اپنی رعیت سے تحائف لینے کو حلال فرمانا۔ ایک صاحب کے لیئے بیع میں خیار غبن مقرر فرمانا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے لیئے عصر کے بعد دو رکعت نفل کا جائز فرمانا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دوسال کا صدقہ پہلے وصول فرمانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ان کے گھر سے مسجد میں دروازہ کھولنے کی اجازت عطا فرمانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سورج نکلنے کے وقت روزہ رکھنے کی اجازت دینا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیئے مسجد میں روشندان کھولنے کی اجازت بخشنا۔بنی عباس اور بنی ہاشم کے لئے سقایہ کی وجہ سے منیٰ میں رات گزارنے کو ترک کرنے کی اجازت دینا۔

ابو طلحہ کے اسلام کو ام سلیم کا مہر مقرر کرنا۔ مواخات اصحاب سے توارث کو ثابت کرنا۔ مہاجرات کے لیئے توارث ثابت کرنا اور ان کے شوہروں کے لیئے ثابت نہ کرنا۔ ام ایمن کو صرف السلام کہنے کی رخصت عطا فرمانا۔ آپ ﷺ مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی مانگنے والا مانگتا رہتا تو آپ ﷺ پانچ راتیں کر دیتے، اگر مانگنے والا زیادہ مانگتا تو آپ ﷺ مدت بڑھا دیتے اور اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور ﷺ کا اور زیادہ مدت عطا کرنا، مشقت امت کے خیال سے وضو اور مسواک کا فرض نہ فرمانا، گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ کا معاف فرمانا، اصحاب کا فرمان زنا کو اللہ اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ خمر، میتہ، خنزیر، اور بتوں کی بیع کا حرام کرنا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیئے مخدومہء کائنات کی موجودگی میں دوسرا نکاح حرام کرنا(118) جیسے حلت، حرمت، اور جائز وناجائز امور میں آپ ﷺ کی تشریعاتی حیثیت جلوہ گر ہے، اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو احکام سپرد کر دیئے ہیں کہ آپ ﷺ جیسے چاہیں ویسے شریعت بنائیں۔ آپ ﷺ شارع ہیں۔ علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"حدیثیں تو ابھی بہت ہیں لیکن اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا۔ ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا۔ ابھی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونہیٰ وقضیٰ کی احادیث یہاں نقل نہ ہوئیں۔ ان کے لیئے دفتر کے دفتر درکار ہیں"(119)

اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم ﷺ کو تشریع لذاتہ اور تشریع لغیرہ کا منصب اور مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے۔ رسول معظم ﷺ کا نطق وحی بھی شریعت ہے اور آپ ﷺ کا مطلقا نطق بھی سنت اور شریعت ہے۔ من جملہ اقوال، افعال، اور احوال جو سنت کے مفہوم میں ہوں تو وہ شریعت ہیں اور سنت بمعنیٰ سیرت ہو تو بھی سیرت شریعت ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ تشریعیت اور تشریح احکام الٰہی کی ایک زندہ جاوید عملی تصویر ہے

# تشریعیت بصورت تشریحیت

اللہ جل جلالہ، کانازل کردہ قرآن کریم اپنی فصاحت وبلاغت اور جوامع الکلم کے لحاظ سے ہزاروں علوم وفنون کی اساسی تفصیلات کو فراہم کرنے میں اپنی مثال آپ ہے قرآن مجید میں ہر شے کا ذکر ہے۔ حتیٰ کہ خشک وتر کا ذکر ہے۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد مبارک ہے۔

"ولارطب و لایابس الا فی کتب مبین "(120)

اس آیت میں رطب ویابس جو کا ذکر ہے ان الفاظ نے کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنے مفہوم میں سمیٹ لیا ہے قرآن مجید کی جامعیت کا اندازہ لگایئے دو لفظوں میں کائنات کو اپنے اندر سمولیا ہے۔ قرآن مجید میں ہر شے کا بیان ہونے کے باوجود قرآن مجید ہر شے کی اساس اور اساسیت کو ہی بیان کرتا ہے قرآن مجید جزئیات کے درپے نہیں ہوتا ہے۔

قرآن مجید جب اساسی اصولوں کی ہی بنیاد فراہم کرتا ہے تو اس کی شرح، وضاحت اور توضیح کی ضرورت ہے۔ یہ بات آسان سی ہے قرآن مجید کی توضیح اور تفسیر وہی معتبر اور اعلیٰ ہو گی جو قرآن مجید کی صحیح منشاء اور مراد تک پہنچادے۔ قرآن مجید کی توضیح اور تفسیر سے وہ توضیح اور تفسیر اعلی ہے جو قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے۔اس درجہ اعلیٰ کے بعد قرآن کریم کی تفسیر اور توضیح کا بلند وبالا منبع اور درجہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کی حیثیت اس لحاظ سے دو جہتیں اختیار کر جاتی ہے۔ قرآن مجید آپ ﷺ کے حکم کو نافذ العمل اور آپ ﷺ کو حاکم کہتا ہے۔

اس جہت سے آپ ﷺ شارع ہیں سیرت مصطفےٰ ﷺ قرآن مجید کی آیات طیبہ کی توضیح، وضاحت اور تفسیر کرتی ہے اس لحاظ سے آپ ﷺ شارع ہیں۔ قرآن مجید کے شارح ہونے کی حیثیت سے دراصل آپ ﷺ کی شارعیت ہی ہے۔ تشریعیت بصورت تشریحیت کے مواد سے قرآن مجید کی آیات میں اول تا آخر غور وفکر کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے مثال کے طور پر اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں عبادت کا حکم دیا ہے صلوٰۃ نماز کا حکم قرآن میں متعدد مقامات پر بڑی تاکید کے ساتھ آیا ہے۔ مگر مفہوم صلوٰۃ، تعداد رکعات، اوقات صلوٰۃ، فرائض وواجبات، مستحبات، مکروہات، وغیرہ کا ادراک اور معرفت سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی کی محتاج ہے۔ زکوٰۃ ایک اہم رکن ہے۔ تو زکوٰۃ کا مفہوم اور انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم، نصاب، مصارف زکوٰۃ، کی تفصیل اور معنیٰ ومفہوم، سیرت مصطفیٰ ﷺ نے ہی واضح کیا ہے۔ روزہ کا ذکر اور فرضیت قرآن مجید میں ہے مگر اس کے احکام، سحری، اور افطاری کے اوقات کا واضح طور پر یقین سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی میں ہے۔ حج اور مناسک حج اور اس کی تفصیلی جزئیات کو سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی نے واضح فرمایا ہے۔

جہاد کے احکام سیرت مصطفیٰ ﷺ کے ہی مرہون منت ہیں شہادتین عبادات، معاملات، مناکحات، قرآن مجید کی شد ومد شرح اور وضاحت سیرت مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کی منشاء اور مراد آپ ﷺ کی شارحیت کے بغیر ناممکن اور محال ہے۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ شارحانہ حیثیت درحقیقت تشریعیت کی حیثیت کا ایک دوسرا نام ہے۔

## تشریحی حیثیت کی اقسام

رسول کریم ﷺ کی قرآن مجید سے تشریعی حیثیت اور اتھارٹی ثابت ہونے کے بعد آپ ﷺ کی قرآن مجید کے حوالے سے ایک حیثیت جو تشریعیت ہے وہ تشریعیت قرآن مجید کے تناظر میں تشریحیت کی صورت میں بھی ہے یعنی آپ ﷺ قرآن مجید کے شارح ہیں۔ قرآن مجید کی تشریح و توضیح اور تفسیر میں آپ ﷺ اتھارٹی ہیں قرآن مجید کی شرح وہ منظور و مقبول ہے جو آپ ﷺ کی حدیث اور سنت سے ثابت اور مذکور ہو۔

توضیح و تشریح اور تفسیر کے اعتبار اور حوالے سے سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کی شارح ہوتی ہے سیرت مصطفیٰ ﷺ سے قرآنی احکام کی صحیح منشا اور مراد واضح ہوتی ہے قرآنی احکام کی تفصیلات اور جزئیات متیقن کرنے میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کو شارحیت کی حیثیت حاصل ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی شارحیت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل امور میں ثابت ہوتی ہے۔

### 1۔ تخصیص العام

اصول فقہ کے اعتبار سے عام وہ لفظ ہوتا ہے جو لفظی اور معنوی اعتبار سے افراد کی ایک جماعت کو شامل ہوتا ہے۔

"والعام کل لفظ ینتظم جمعا من الافراد "(121)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ"(122)

اس آیت میں حد زنا میں زانی، اور زانیۃ کے مفہوم کی تخصیص اور ایک سال کے لیئے ملک بدری جیسے امور احادیث نے واضح کیئے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں وصیت کا حکم ہے تو ایک تہائی حصہ جائیداد کی تخصیص حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔

### 2۔ تقیید المطلق

مطلق وہ ہوتا ہے جس میں صرف ذات کا اعتبار کیا جاتا ہے کسی صفت کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ جبکہ مقید میں ذات کے ساتھ صفت کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں "فاغسلوا وجوھکم"(123)"وارکعوا مع الراکعین "(124) مطلق ہیں ان میں نیت، ترتیب، حوالات، اور سیم اللہ حدیث سے ثابت ہیں اور دوسری آیت میں مطلق رکوع کا ذکر ہے۔ تعدیل ارکان حدیث سے ثابت ہیں۔ ایسی ہی بہت ساری آیات جو اپنے اطلاق پر جاری ہیں ان کی قیودات احادیث سے جو ثابت ہوتی ہیں وہ احادیث آیات کی شارح ہیں سیرت مصطفیٰ ﷺ پورے قرآن کی شارح کی حیثیت رکھتی ہے۔

## 3۔ بیان المجمل

قرآن کریم میں بہت سارے احکامات کو اجمالی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ احکام کی تفصیلات اور جزئیات کو مطلقا بیان نہیں کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں صلوٰۃ کا ذکر ہے مگر صلوٰۃ کا مفہوم، تعداد رکعات، تفصیل اوقات، نماز کے فرائض، وجوبات، سنن، مستحبات، مکروہات، وغیرہ کو مطلقاً نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں۔

## 4۔ استثنیٰ

قرآن مجید میں احکامات بیان کئے گئے ہیں کہ مردار حرام ہیں لیکن حدیث نے مچھلی اور ٹڈی کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ حلال ہیں۔ قرآن مجید میں حکم ہے کہ اپنے پاؤں کو دھو و حدیث نے مسح علی الخفین کا استثنیٰ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کی حلت و حرمت کی طرح سیرت مصطفیٰ ﷺ بھی حلت و حرمت میں بحیثیت شارحیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

## 5۔ الزیادۃ

قرآن مجید میں زنا کی حد سو (100) کوڑے قرار دی گئی ہے۔ حدیث پاک سے اس سزا میں، تغریب عام، (جلاوطنی) کا اضافہ فرمایا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کی بیان کردہ حد میں حدیث نے اضافہ کیا ہے اس بنا پر قرآن و حدیث کے درجات کے بیان میں تفاوت برتا گیا ہے۔ قرآن مجید کی بیان کردہ سزا کو حد قرار دیا جائے گا حدیث نے بحیثیت شارحیت جو تغریب عام (جلاوطنی) کا اضافہ فرمایا ہے اس کو تعزیرا یا سیاستا جائز قرار دیا جائیگا۔

قرآن مجید میں جمع بین الاختین آیا ہے اس حکم پر پھوپھی، بھتیجی، اور خالہ بھانجی کی ممانعت کا جو اضافہ ہے وہ حدیث نے اپنی اتھارٹی شارحیت کی حیثیت سے کیا ہے۔

## 6۔ توضیح المشکل

قرآن مجید فصاحت و بلاغت اور جوامع الکلم کا ایک سمندر بے کنار ہے۔ جس کے تھوڑے الفاظ میں علم و حکمت، معانی و مطالب اور مفہوم کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے۔ حدیث قرآن مجید کے مشکل مفہوم کی وضاحت کرنے میں اپنی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے۔ قرآن مجید میں مشکلات قرآن ہیں جن کے منشاء و مراد تک پہنچنے میں بڑے بڑے صاحب علم و فضل بھی مراد اور منشاء تک پہنچنے میں پس ماندہ راہ نظر آتے ہیں۔ سحری کے وقت کو بیاض النھار اور سواد اللیل سے بیان کیا گیا تو اصحاب علم و فضل اس کی مراد کو پانے میں مشکل میں پڑ گئے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ نے اس مشکل کی توضیح اور تفسیر سے سب کو ساحل مراد تک پہنچا دیا۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو قرآن مجید میں تشریعیت کی جو حیثیت اور اتھارٹی دی ہے۔ وہ تشریعیت قرآن مجید کی تشریح میں تشریحیت کے روپ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کی تشریح اور توضیح میں تشریعیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کے معانی و مطالب اور اظہار مفہوم میں جو تشریحیت کے روپ میں جلوہ افروز ہے وہ تشریحیت دراصل آپ ﷺ کی تشریعیت ہی ہے۔

## خلاصہ ابحاث

اللہ جل جلالہ کے کلام پاک کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے اوامر ونواہی، اخبار وبیان، اور دیگر اسلام کے دیگر معاملات میں اپنی نیابت تامہ سے سر فراز فرمایا ہے آپ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبر داری کو اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور فرمانبر داری سے موسوم کیا گیا ہے جس سے سیرت کی طیبہ کی تشریعی حیثیت کی وضاحت اور حیثیت سامنے آجاتی ہے۔

تشریعیت کے مفہوم کے حوالے سے دیکھا جائے تو تشریعیت کا لفظ شرع سے ماخوذ ہے جو لغوی طور پر راہنمائی کرنا، بلند کرنا، پانی کے گھاٹ پر وارد ہونے کے علاوہ کئی مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ تشریعیت کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کا معنی ہے، آئین اور قانون بنانا ،اصول وضوابط اور نظم وضبط کے قوانین کی وصفیت آسان اور سادہ الفاظ میں تشریعیت سے مراد قانون سازی اور وصفیت قانون ہے۔

تشریعیت قانون سازی اللہ جل جلالہ، کے قبضہ واختیار میں ہے۔ اس ذات کے علاوہ کسی کو حق نہ پہنچتا ہے کہ وہ قانون سازی کر سکے ۔اس ذات کے علاوہ قانون سازی کرنے والا لازمی طور پر ادہر ادہر ہو سکتا ہے۔ تشریعیت قانون سازی اللہ جل جلالہ کے پاس ہے اس کی عطا اور مہربانی سے اس کے برگزیدہ بندے اس حیثیت کو اس کے نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے بروئے کار لاتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ، کے کلام کے بعد سیرت طیبہ کو تشریعی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم ﷺ کو تشریعی حیثیت کے منصب پر فائز فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کا ذکر کیا گیا ہے، حلت وحرمت، پسند وناپسند، اوامر ونواہی، اور اخبار وبیان میں سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کو بڑے واضح طور پر اجاگر کیا گیا ہے اور اس کو بڑے اچھوتے انداز میں سیرت طیبہ کی اس حیثیت کو اسوہء کاملہ، ذریعہ حب الٰہی، اور کامیابی وکامرانی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بھی سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کو احادیث مبارکہ اور سنت مبارکہ کی روشنی میں بڑے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ اور سنت مبارکہ کے بیان سے یہ بات پایہء تکمیل تک پہنچ جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات کی روشنی میں تشریعاتی حیثیت کو بڑے احسن انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی زبان پر ترجمان کو وحی غیر متلو کا درجہ دے دیا گیا ہے ارشاد ربانی کے مطابق آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے ہیں بلکہ آپ ﷺ کا فرمان وحی کی حقیقت کا ترجمان ہے آپ ﷺ کا فرمان بھی وحی الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اور اس کی ترجمانی کرتا ہے ۔ قرآن مجید نے صرف اصول عطا فرمائے ہیں ان کی عملی صورت اور شکل سیرت طیبہ کی روشنی ہی میں اپنی تصویر بناتی ہے۔ سیرت طیبہ کے بغیر قرآنی احکامات پر عمل ناممکن ہو جاتا ہے اور بندہ گمراہی کے گڑھے میں جا گرتا ہے

امت محمد یہ ﷺ کے خدا رسیدہ اور برگزیدہ علمائے امت کے ارشادات اور کتب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک سیرت طیبہ ﷺ کی حیثیت مسلم ہے اور اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو تشریعیت کے ایک خاص منصب پر فائز کیا ہے ۔ تشریعیت یعنی قانون سازی اور وصفیت قانون کی مختلف اقسام میں سیرت طیبہ ﷺ کی تشریعاتی حیثیت میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ تشریعیت خاصہ ،2۔ تشریعیت عامہ

آپ ﷺ کی تشریعیت خاصہ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا وہ تشریعاتی اختیار ہے جو آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ تشریعیت خاصہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔

1۔ تشریعیت خاصہ لذاتہ ۔2۔ تشریعیت خاصہ لغیرہ۔

تشریعیت خاصہ سے مراد آپ ﷺ کی وہ قانون سازی ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور اس میں آپ ﷺ لا شریک ہیں تشریعیت خاصہ لغیرہ سے مراد وہ قانون سازی ہے جو آپ ﷺ نے مخصوص فرد کے لئے مخصوص اوقات میں قانون سازی فرمائی ہے جیسے ایک شخص کی شرط کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اس صورت میں اسلام لائے گا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا اس میں امت کے لئے کوئی دوسرا شخص شامل نہیں ہو سکتا ہے

تشریعیت عامہ سے مراد وہ قانون سازی ہے جس میں عام امت کے لئے آپ ﷺ نے ہر قسم کی قانون سازی فرمائی ہے اور اس قانون سازی اور تشریعاتی حیثیت کے فیضان سے امت کا ہر فرد فائدہ اور نفع اٹھائے گا۔اس حوالے سے آپ ﷺ کو خصائص تشریعیت حاصل تھے من جملہ شریعت آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کے مرکز کے گرد گھومتی تھی۔ آپ ﷺ کو حلت و حرمت، پسند و ناپسند میں مکمل اختیار تھا جیسے آپ ﷺ چاہیں، جس کے لئے چاہیں جب چاہیں شریعت بنا دیں۔ آپ ﷺ شریعت گر ہیں۔

آپ ﷺ کو تشریحاتی حیثیت بھی حاصل ہے کہ آپ ﷺ شارع ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور شریعت کے شارع بھی ہیں۔ آپ ﷺ عبادات، معاملات، مناکحات، اور جنایات دین کے ہر شعبہ میں شاریحیت اور شارعیت کی حیثیت سے قانون سازی کے مجا زہیں۔ آپ ﷺ قران مجید کے اجمال کی تفصیل، مطلق کی تقیید، اور متشابہ کی وضاحت میں بھی کلی اختیار رکھتے ہیں تشریعیت اور تشریحیت کی من جملہ اقسام میں اللہ جل جلالہ، کی طرف سے آپ ﷺ کو قانون سازی کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

اللہ جل جلالہ، نے تشریعیت اسلامی کو گونا گوں اور لا محدود خصوصیات اور امتیازات سے نوازا ہے۔ تشریعیت اسلامی کی یہ خصوصیات اور امتیازات دیگر شرائع میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور اگر دیگر اسلام کے علاوہ دیگر ادیان کا مطالعہ کیا جائے تو ان ادیان کے قوانین اور اصول و ضوابط میں تو معروضی کامیابی کی ضمانت کا بھی فقدان ہے۔

# حوالہ جات

1۔مصباح اللغات، بلیلاوی، عبدالحفیظ(مکتبہ امدادیہ، ٹی بی روڈ، ملتان، س۔ن)ص427۔

2۔المنجد فی اللغۃ،لویس معلوف(دارالمشرق، بیروت، لبنان، طبع1998، 35)ص382۔

3۔ المفردات فی غریب القرآن،ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل اصفہانی502/400ھ، تحقیق و ضبط: محمد سید کیلانی(نور محمد کتب خانہ، کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، س۔ن)ص258۔

4۔ ایضًا۔

5۔ مصباح اللغات، بلیلاوی، عبدالحفیظ، ص427۔

6۔المنجد فی اللغۃ،لویس معلوف، ص382۔

7۔ نور اللغات، نیر، نورالحسن(انیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ط2، 1985ء)2/264۔

8۔نور اللغات، نیر، نورالحسن، 3/563۔

9۔ دروس اللبلاغۃ، حفنی ناصف، محمد دیاب، سلطان محمد، مصطفٰی طموم(قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی، س،ن)ص17۔

10۔ معجم اصطلاحات، سید ریاض حسین شاہ(ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سر سید، سیکٹرiii، راولپنڈی، س،ن)ص54۔

11۔القرآن، المآئدہ(5)48۔

12۔القرآن، الجاثیۃ(45)18۔

13۔القرآن، الشوریٰ(42)13۔

14۔القرآن، الاعراف(7)163۔

15۔المنجد فی اللغۃ،لویس معلوف، ص383۔

16۔کتاب التعریفات، شریف علی بن محمد جرجانی(دارالسرور، بیروت، لبنان، س۔ن)ص55۔

17۔القرآن، البقرۃ(2)208۔

18۔کتاب التعریفات، شریف علی بن محمد جرجانی، ص55۔

19۔القرآن، یوسف(12)40۔

20۔مقدمہ سیرۃ الرسول، طاہر القادری(منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ط4، 1997ء)1/118۔

21۔ ایضاً، 1/123۔

22۔ الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، قنوجی، صدیق حسن (1307/1248ھ) (یطلب من عباس احمد الباز، المروۃ- مکۃ المکرمۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1905ھ 1985م) ص146۔

23۔ الاعلام بمن فی تاریخ الہند من الاعلام، المسمی ب "نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر" سید عبد الحیٔ بن فخر الدین حسنی (1341/1287ھ) (دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطباعۃ الاولی 1420ھ۔1999م) 5/554۔
المقدمہ فی اصول الحدیث، شیخ عبد الحق بن سیف الدین (مکتبۃ المدینہ، کراچی، الطبعۃ الاولیٰ 1430ھ/2009ء) ص1 تا3۔

24۔ الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند "معارف العوارف فی انواع العلوم والمعارف"، عبدالحییٔ الحسنی (مطبوعات مجمع اللغۃ العربیۃ بدمشق، 1403ھ 1993م) ص137۔

25۔ اخبار الاخیار مع مکتوبات، شیخ عبد الحق بن سیف الدین (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، س۔ن) ص4۔

26۔ مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد (ضیاء القرآن پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور، ط7، 2013ء) ص355، 356۔

27۔ الخصائص الکبریٰ، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، س۔ن) 2/459۔

28۔ مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص356۔

29۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبد الرؤف (نشریات، الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، 2014ء) ص75۔

30۔ حصول المامول من علم الاصول، صدیق حسن خان، (مکتبہ تجاریہ کبریٰ اول شارع محمد علی، مصر، س۔ن) ص38، 39۔

31۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبد الرؤف، ص80۔

32۔ القرآن، النحل (16) 44۔

33۔ القرآن، آل عمران (3) 19۔

34۔ القرآن، الحشر (59) 7۔

35۔ القرآن، النساء (4) 65۔

36۔ القرآن، النساء (4) 80۔

37۔ القرآن، آل عمرآن (3) 31۔

38۔ الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (728/661ھ) (نشر السنۃ، ملتان، س۔ن) 41۔

39۔القرآن،التوبہ(9)62۔

40۔القرآن،الفتح(48)10۔

41۔القرآن،النجم(53)3،4۔

42۔القرآن،الانفال(8)17۔

43۔القرآن،الاحزاب(33)57۔

44القرآن،الانفال(8)13۔

45۔القرآن،المجادلہ(58)20۔

46۔القرآن،التوبہ(9)63۔

47۔القرآن،الانفال(8)1۔

48۔القرآن، آل عمرآن(3)32۔

49۔القرآن،الانفال(8)24۔

50۔القرآن،النساء(4)59۔

51۔القرآن،الاحزاب(33)36۔

52۔القرآن،التوبہ(9)29۔

53۔القرآن،المآئدہ(5)33۔

54۔القرآن،النساء(4)14۔

55۔القرآن،النساء(4)61۔

56۔مقدمہ سیرۃ الرسول،طاہر القادری،1/123۔

57۔المؤطا،امام مالک بن انس(نور محمد، کارخان تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، س۔ن)ص702۔

58۔المرقاۃ المصابیح شرح المشکوٰۃ المصابیح،ملا علی قاری،نورالدین بن سلطان محمد ہروی حنفی1014ھ/ 1606(دارالکتب العلمیہ،بیروت ،لبنان،ط:1422،1ھ۔2001م)1/376۔

59۔ مقدمہ سیرۃ الرسول، طاہر القادری، 1/128۔

60۔ الشرف المؤبد لآل محمد، نبہانی، یوسف بن اسماعیل(مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ، مصر، ناشر چشتی کتب خانہ، فیصل آباد، ط1، س۔ن)ص362۔

61۔ الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، جلال الدین بن ابی بکر سیوطی(متوفیٰ911ھ)(دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سنۃ الطباعۃ2012A.D-1433H)ص252، رقم الحدیث318۔

62۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص83۔

63۔ تاریخ الخلفاء، جلال الدین بن ابی بکر سیوطی(متوفیٰ911ھ)(وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، قطر، دار المنہاج، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، 1434ھ/2013م)ص153۔

64۔ ایضًا، ص85۔

65۔ ایضًا، ص86۔

66۔ الکتب الستۃ، الجامع الصحیح، مسلم(مکتبہ دارالسلام، عرب، الطبع الرابعۃ، 1429ھ/2008م)ص976، رقم الحدیث4397۔

67۔۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص88۔

68۔ الکتب الستۃ، السنن، نسائی، ص2264، رقم الحدیث2734۔

69۔ الکتب الستۃ، السنن، ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، ص1800، رقم الحدیث1458۔

السنن، ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ(مکتبہ المعارف، ریاض، س۔ن)ص345، رقم الحدیث1458۔

70۔ الکتب الستۃ، السنن، ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق السجستانی، ص1234، رقم الحدیث162۔

71۔ نہج البلاغۃ، الرضی، السید الشریف، مترجم: سید ذیشان حیدر جوادی، رحمت اللہ بک ایجنسی، کھادادر، کراچی، ط: 1998، رقم المکتوب 6: ص: 488، 489۔

72۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص89۔

73۔ الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، قنوجی، ص76۔

فتاویٰ نذیریہ، سید محمد نذیر حسین( متوفیٰ1329ھ/1900ء)(مکتبہ اصحاب الحدیث، حافظ پلازہ، جلال الدین ہسپتال، نیواردو بازار، لاہور، ط: 2010)1/168۔

لغات الحدیث، وحید الزمان(میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، س-ن) باب جیم،136/2

74۔ تذکرۃ المحدثین، غلام رسول سعیدی (فرید بک سٹال، لاہور، طبع اول 1977ء)ص46۔

75۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص91۔

76۔ جاء الحق، نعیمی، احمد یار خان (ضیاء القرآن، پبلی کیشنز، لاہور، 2000ء)549/2۔

77۔ المیزان الکبریٰ الشعرانیۃ، شعرانی، ابوالمواھب عبدالوھاب بن احمد بن علی شافعی مصری، 898/973ھ(دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1418ھ / 1998ء)44/1۔

78۔ ایضًا، 148/1۔

79۔ ایضًا، 215/1۔

80۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص93۔

81۔ ایضًا۔

82۔ ایضًا۔

83۔ فتح الرحمٰن فی اثبات مذھب النعمان المعروف ب انوار السنۃ لرواد الجنۃ، شیخ عبدالحق بن سیف الدین، تحقیق واشراف، شیخ مفتی نظام الدین اعظمی (عتیق اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، س۔ن)29/1۔

84۔۔ اطراف سیرت، ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، ص94۔

85۔ المیزان الکبریٰ الشعرانیۃ، شعرانی، ابوالمواھب عبدالوھاب بن احمد بن علی شافعی مصری، 60/1۔

86۔ ایضًا، 67/1۔

87۔ کشف الغمہ عن جمیع الامۃ، شعرانی، ابوالمواھب عبدالوھاب بن احمد بن علی شافعی مصری 898/973ھ (دار الکتب العلمیۃ ،بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1419ھ /1998م) 62/2، 63۔

88۔ الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام حرانی (661/728ھ)(نشر السنۃ، ملتان، س۔ن)ص41۔

89۔ مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص377۔

90۔مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ملا علی قاری،نورالدین بن سلطان محمد ہروی حنفی1014ھ/ 1606 (دارلکتب العلمیۃ ،بیروت، لبنان،الطبعۃالاولیٰ1422ھ/2001م)2/567۔

91۔ایضًا۔

92۔مطالع المسرآت،فاسی،امام محمد مہدی(مکتبہ نوریہ رضویہ،لائل پور،س۔ن)ص123۔

93۔الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ،ملفوظات حکیم الامت،محمداشرف علی تھانوی،(ادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ،ملتان،تاریخ اشاعت رجب المرجب1429ھ)۔10/75،9/129،130۔

94۔الحطۃفی ذکر الصاح الستۃ،قنوجی،صدیق حسن،ص146۔

95۔اشعۃ اللمعات،محدث دہلوی، شیخ عبدالحق بن سیف الدین(مطبع تیج کمار،واقع لکھنؤ،بار نہم،شعبان1383ھ۔دسمبر 1963ء)1/609۔

96۔اشعۃاللمعات،محدث دہلوی، شیخ عبدالحق بن سیف الدین،2/302۔

97۔ایضًا،2/385۔

98۔ایضًا،123،124۔

99۔مدارج النبوت، شیخ عبدالحق بن سیف الدین(مطبع منشی نول کشور، لکھنؤ،نومبر1914ء،ناشر عکس مکتبہ نوریہ رضویہ،وکٹوریہ مارکیٹ سکھر، طبع اول1397ھ/1977ء) فصل پنجم،ذکر فضائل،1/137۔

100۔ایضًا،2/183۔

101۔القرآن،الاعراف(7)57۔

102۔مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص365۔

103۔ایضًا،359۔

104۔القرآن،النساء(4)3۔

105۔القرآن،الاحزاب(33)6۔

106۔مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص367۔

107۔المسند،احمد بن محمد بن حنبل(164/241ھ)(دار الحدیث، القاھرۃ،مصر،ط1، 1416ھ/1995)15/168،رقم الحدیث20165۔

108۔الکتب الستۃ،السنن،ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق السجستانی،ص1255،رقم الحدیث428۔

109۔الجامع الصحیح، مسلم(نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی الطبعۃ الثانیۃ1375ھ/1956ء)1/440۔

110۔مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص359۔

111۔الجامع الصحیح،بخاری، محمد بن اسماعیل(نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی،1381ھ/1961ء)2/834۔۔

الجامع الصحیح، مسلم(نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی الطبعۃ الثانیۃ1375ھ/1956ء)2/154۔

112۔مشکوۃ المصابیح، خطیب تبریزی،(قدیمی کتب خانہ،مقابل آرام باغ، کراچی،1368ھ)1/127۔

113۔۔ کشف الغمہ عن جمیع الامۃ، شعرانی،ابوالمواھب عبدالوھاب بن احمد بن علی شافعی مصری973/898ھ (دار لکتب العلمیۃ ،بیروت،لبنان،الطبعۃ الاولیٰ1419ھ/1998م) 2/62۔

114۔ایضًا۔

115۔ایضًا۔

116۔فیض الباری علی صحیح البخاری،کشمیری،سید انور شاہ(دار لکتب العلمیۃ ،بیروت،لبنان،الطبعۃ الاولیٰ،2005ء)3/344،رقم الحدیث1936۔

117۔الجامع الصحیح، مسلم،469/1

118۔مقام رسول، فیضی، محمد منظور احمد، ص361تا367۔

119۔ایضًا،369۔

120۔القرآن،الانعام(6)59۔

121۔اصول الشاشی مع احسن الحواشی، الشاشی، نظام الدین ابی علی احمد بن محمد بن اسحاق(344ھ) مکتبۃ المدینۃ، کراچی، ط:1442ھ-2021ء، فصل فی الخاص والعام، ص:4۔

122۔القرآن،النور(24)2۔

123۔القرآن،المائدہ(5)6۔

124۔القرآن،البقرۃ(2)43۔